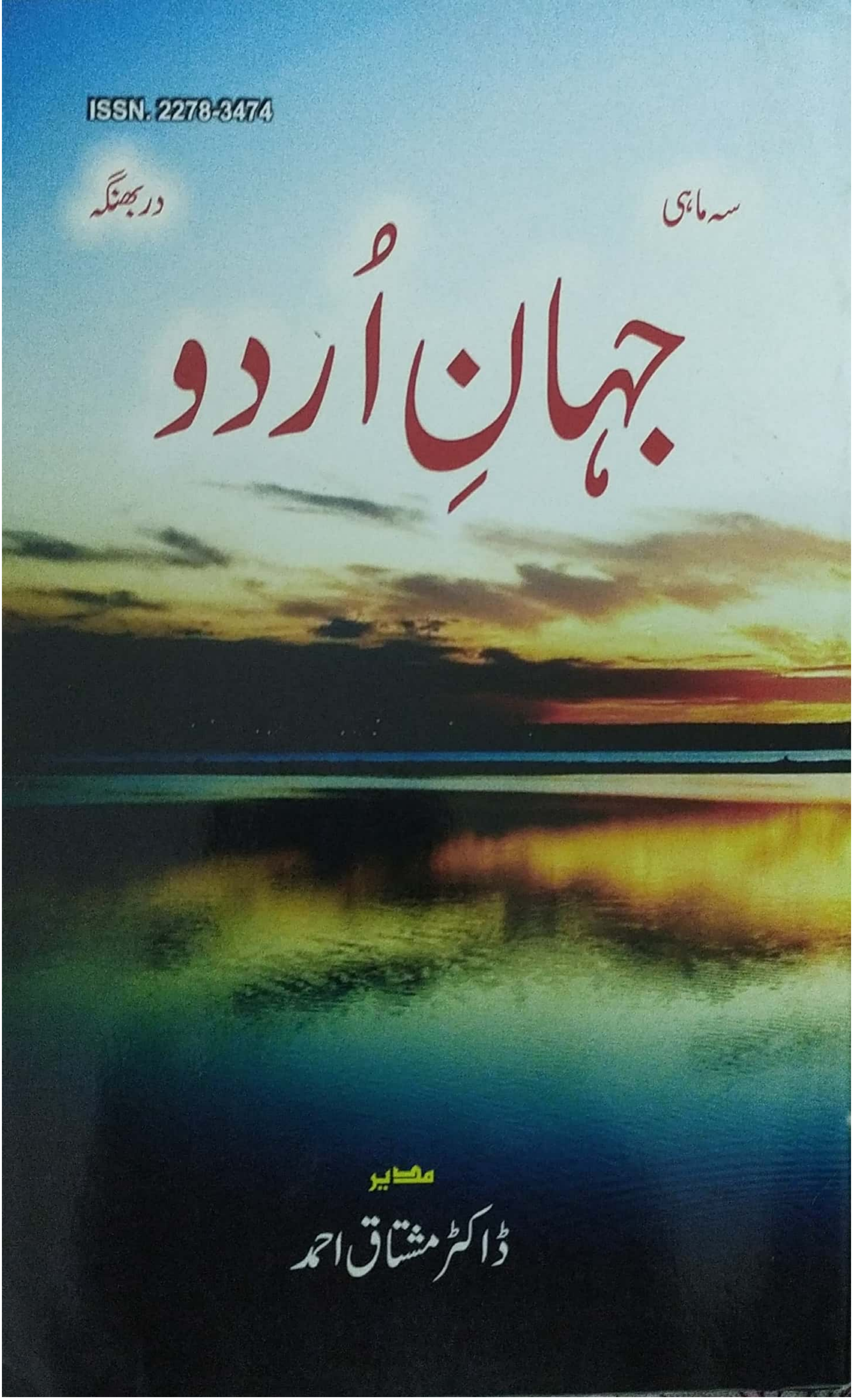

ISSN. 2278-3474

سہ ماہی

دربھنگہ

جہانِ اُردو

مدیر

ڈاکٹر مشتاق احمد

Scanned with CamScanner

ترتیب

جہانِ فکر:	ڈاکٹر مشتاق احمد	05-09
جہان تحقیق وتنقید:		
☆پریم چند بحیثیت افسانہ نگار	پروفیسر صغیر افراہیم	10-38
☆ڈاکٹر جاوید اقبال کی علمی خدمات	ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی	39-45
☆بسکہ کے دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا	ڈاکٹر عبید الرحمٰن	46-60
☆خسرو رنگ۔ سید شکیل دسنوی	ڈاکٹر آفاق عالم صدیقی	61-65
☆چند اردو کہانیوں کا نفسیاتی مطالعہ	سلمان عبدالصمد	66-77
☆اقبال پر مغربی مفکرین کے اثرات	محمد شمشیر علی	78-83
☆بیدی کے افسانوں میں بچوں کی نفسیات	روبینہ تبسم	84-89
☆احمد یوسف کے افسانے اور معاشرتی اقدار	محمد عبدالرحمٰن ارشد	90-96
☆ہندستان کا جاگیردارانہ نظام اور اردو ناول	سمّی	97-102
☆حالی کی ادبی خدمات	ڈاکٹر شگفتہ یاسمین	103-106
☆افسانہ گرم کوٹ۔ ایک مطالعہ	مختار احمد	107-112
☆بلونت سنگھ کی افسانہ نگاری	عائشہ پروین	113-123
☆فراق۔ ہندستانی ثقافت کا شعری پیکر	شاہنواز فیاض	124-132
جہان خاص: (گوشہ عصمت چغتائی)		
☆زندگی نامہ۔ عصمت چغتائی	ڈاکٹر جمیل اختر	133-153
☆عصمت سوانحی وادبی خاکہ	ڈاکٹر جمیل اختر	154-170
☆افسانہ ''جڑیں'' اپنے کرداروں کے آئینے میں	پروفیسر محمد غیاث الدین	171-176
☆عصمت چغتائی کے مطالعے کا ایک اور پہلو	ڈاکٹر ابوبکر عباد	177-187
☆عصمت چغتائی کے افسانوں کی انفرادیت	ڈاکٹر سید احمد قادری	188-194
☆عصمت چغتائی۔ صاحب اسلوب فکشن نگار	ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی	195-200
☆عصمت چغتائی۔ ایک تاثر	ڈاکٹر رابعہ مشتاق	201-203
☆عصمت کا شاہکار کردار ''دشمن''	ڈاکٹر فیروز عالم	204-209
☆عصمت چغتائی: حقوق نسواں کی علم بردار	محمد مسرور فیضی	210-213

Scanned with CamScanner

عصمت چغتائی کا شاہکار کردار 'شمن'

☆ڈاکٹر فیروز عالم (حیدرآباد)

عصمت چغتائی کا ناول ''ٹیڑھی لکیر'' ایک کرداری ناول ہے۔ شمن (شمشاد) اس ناول میں مرکزی کردار کی حیثیت سے سامنے آتی ہے۔ ناول نگار نے اس کردار کو قاری کے سامنے اس طرح پیش کیا ہے کہ وہ اس کے بچپن سے جوانی تک کے تمام حرکات وسکنات، عادات اور پسند و ناپسند سے واقف ہو جاتا ہے۔ شمن کا کردار عبوری دور کا آئینہ دار ہے۔ وہ نئے اور پرانے دور کو ملانے والی کڑی ہے۔ شمن کے کردار میں دو تہذیبوں کا اتصال ہوا ہے۔ وہ پرانی روایات سے یکسر انحراف بھی نہیں کرتی اور جدید خیالات کا پوری طرح خیر مقدم بھی نہیں کر سکتی۔ اس کی شخصیت اور مزاج میں بے چینی، تڑپ، جستجو اور اضطراب کی وجہ یہی ہے۔ ناول نگار نے شمن کو ایک ایسی لڑکی کے طور پر پیش کیا ہے جو بچپن سے ہی ماں باپ اور بھائی بہنوں کے پیار اور شفقت سے محروم رہی۔ یہ محرومی اس کی نفسیاتی کجروی کا سبب بنی۔ وہ ذہین تھی، ہر شے کو ایک نئے انداز میں دیکھتی تھی لیکن اس کے گھر میں اس کی ذہانت کی قدر کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اس کی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ ضدی، باغی اور خودسر ہوتی چلی گئی۔

شمن اس ناول میں سب سے پہلے ایک ضدی لڑکی کی شکل میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ ضد اس کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے اور اسی ضد کی وجہ سے وہ نہایت غصہ ور اور جذباتی ہو گئی ہے۔ وہ اپنے ساتھ کوئی ناانصافی برداشت نہیں کر پاتی۔ چنانچہ منجھو بی سے مار کھانے یا بڑی آپا سے ذلیل ہونے کے بعد اپنا غصہ گڑیا پر نکالتی ہے یا کیاری سے دھنیا کے پودے اکھاڑ کر بدلہ لیتی ہے۔ ضد اور غصہ کی حالت میں وہ جنونی ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ چونکہ سب سے چھوٹی ہے اس لیے کسی پر اس کا رعب نہیں پڑتا۔ عصمت شمن کے غصے کی عکاسی یوں کرتی ہیں:

> ''دھڑ دھڑ اس نے گھونسوں اور لاتوں کی بوچھار کر دی۔ دانتوں اور ناخنوں سے اس کے پرزے کر دیے۔ گویا وہ اپنے کسی خوفناک دشمن سے لڑ رہی ہو۔''
>
> (ٹیڑھی لکیر، صفحہ۔ 32)

شمن کی فطرت میں انتقام کا زبردست مادہ ہے۔ وہ اپنے ساتھ ہونے والی کوئی بھی ناانصافی برداشت نہیں کرتی۔ بڑی آپا نے اپنی بیٹی نوری سے ہمیشہ اس کا موازنہ کر کے اسے نیچا دکھایا اور وہ اس کا

Scanned with CamScanner